محمد منیر قمر سیالکوٹ

ثمراتِ رمضان اور

نمازیوں کی اقسام

فضائل و برکات اور انوار و تجلیات پر مشتمل ماہِ رمضان المبارک تو گذر گیا ہے۔ جنہوں نے اس ماہ میں صیام و قیام اور تلاوتِ قرآن نیز ادائیگی زکوٰۃ و صدقات و خیرات سے اپنے رب کو راضی کر لیا۔ انہیں مبارک ہو۔ اللہ ان کی عبادتیں اور ریاضتیں قبول فرمائے۔ اور جن لوگوں نے غفلت و کوتاہی سے اس سنہری موقع کو ضائع کر لیا ہے اللہ تعالیٰ ان کی خطاؤں اور کوتاہیوں سے درگذر فرمائے۔ انہیں توبہ اور انابت الی اللہ کی توفیق سے نوازے۔

"ثمراتِ رمضان" کے طور پر چند امور کی طرف توجہ دلانا چاہتے ہیں مثلاً

۱۔ **نمازِ پنجگانہ کا اہتمام** رمضان المبارک میں آپ نے پنجگانہ نماز کے ساتھ ساتھ تراویح و نوافل کا خوب اہتمام کیا اور انہیں با جماعت ادا کرنے کی ہر ممکن کوشش کی اور تلاوتِ قرآن سے اپنے قلب و روح کو منور کیا ہوگا۔ اب سوال یہ ہے کہ آیا یہ سب امور صرف رمضان المبارک کی حد تک تھے؟ اور کیا عید کے ساتھ ہی ان امور کو بھی سال بھر کے لیے الوداعی سلام کر دیا جائے؟ اور تلاوت و نوافل تو کجا، کیا نمازِ پنجگانہ کی فکر بھی نہیں رہے گی؟ جیسا کہ کسی مومی قسم کے مسلمان یا جاہل نادان کا مقولہ ہے۔

دو رکعت نمازِ عید الفطر کھائی سویاں اور گئی فکر

یعنی فرض روزوں کی فکر تو آئندہ سال تک واقعی ختم ہو گئی۔ مگر کیا نمازوں کی فکر بھی ساتھ ہی جاتی رہے گی؟ نہیں اور ہرگز نہیں۔ نمازِ پنجگانہ ہر مسلمان پر ہر روز فرض ہے چاہے رمضان ہو یا کوئی دوسرا مہینہ۔ لہٰذا نمازوں کی ادائیگی کا وہی اہتمام

مسلمان جس کا سبق ہم نے رمضان المبارک میں سیکھا ہے اور تاحین حیات یہ مسلمانوں پر فرض ہے کیونکہ سورہ حجر کی آخری آیت ۹۹ میں ارشاد الٰہی ہے واعبد ربک حتیٰ یاتیک الیقین۔ (اور تادمِ موت جس کا آنا یقینی امر ہے) اپنے رب کی عبادت کرتے رہو۔ اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم بھی یہی ہے۔ جیسا کہ بے شمار احادیث سے پتہ چلتا ہے۔

لہذا عید الفطر کے ساتھ ہی نماز پنجگانہ کی فکر نہیں جاتی رہنی چاہیے۔ سلفِ امت میں سے ایک اللہ والے کو کہا گیا کہ بعض لوگ رمضان میں تو اللہ کی عبادت کرتے ہیں پھر اس کے بعد سب کچھ چھوڑ بیٹھتے ہیں تو اس نے کہا۔

بئیس القوم قوم لا یعرفون اللہ حقا الا فی رمضان

کتنے برے ہیں وہ لوگ جو صرف رمضان میں ہی اللہ کے حق کو پہچانتے ہیں۔

اور ساتھ ہی اپنے مخاطب کو نصیحت کی فرمایا

کن ربانیا ولا تکن رمضانیا۔ صرف رمضانی نہ رہو بلکہ ربانی بنو۔

(کتاب الصیام شیخ عبداللہ آل محمود رحمہ اللہ طبع قطر)

نمازیوں کی اقسام

یہاں یہ بات بھی پیش نظر رکھیں کہ موسمی عبادت گزاروں یا رمضانی نمازیوں کی طرح ہی نمازیوں کی چند اور قسمیں بھی ہیں۔ مثلاً

ا۔ آٹھ کے نمازی

وہ لوگ جو سارا ہفتہ پنجگانہ نمازوں سے تو قطعی غافل و بیگانہ رہتے ہیں کہ جیسے ان پر فرض ہی نہیں اور جب آٹھ دن کے بعد نماز جمعہ کا وقت آتا ہے تو نہا دھو کر خوب بنے ٹھنے اور اجلا لباس پہنے جامع مسجد میں پہنچ جاتے ہیں۔

تین سو ساٹھ کے نمازی

وہ لوگ جو عام طور پر تو پنجگانہ نماز پڑھی کیا بس ہے نمازِ جمعہ بھی ادا نہیں کرتے۔ البتہ اگر کبھی کسی خوشی یا غمی کے موقع پر کچھ ایسے لوگوں کی مجلس میں اکھٹے بیٹھے ہوں جو آذان کی آواز کے ساتھ ہی اٹھ کر مسجد کو چل دیں تو یہ حضرات اس وقت بھی نظریں بچا کر ادھر ادھر کھسک جاتے ہیں لیکن سال بھر کے تقریباً تین سو ساٹھ دنوں کے بعد جب عید آتی ہے تو انہیں

بڑے شوق کے ساتھ شامل ہو جاتے ہیں۔

۳۔ اکٹھ کے نمازی

وہ لوگ جو عام طور پر تو پنجگانہ نماز پر ہی کیا بس ہے، نماز جمعہ بھی ادا نہیں کرتے البتہ اگر کبھی کسی غمی یا خوشی کے موقع پر ایسے لوگوں کی مجلس میں بیٹھے ہوں جو آذان کی آواز کے ساتھ سبھی اُٹھ کر مسجد کو چل دیں تو یہ صاحب بھی چار و نا چار ان کے ساتھ ہی مسجد سے ہو آتے ہیں۔

۴۔ کھاٹ کے نمازی

وہ لوگ جو عموماً رسم و رواج کے بندھے بندھائے صرف کسی کی نماز جنازہ میں ہی شرکت کرتے ہیں تاکہ اپنے آپ کو میت کے پسماندگان کے شرکاء غم میں سے ثابت کر سکیں۔ اس کے سوا انھیں قسم ہے کہ جو کوئی دوسری نماز "چکھ" پائیں۔

۵۔ ٹھاٹھ کے نمازی

اور نمازیوں کی ان چاروں غیر مطلوبہ قسموں کے بعد پانچویں اور مطلوبہ قسم آتی ہے جنھیں "ٹھاٹھ کے نمازی" کہیے جو کہ نماز پنجگانہ کی پوری پابندی کرتے ہیں اور جنہیں عام طور پر "پابند صوم و صلوٰۃ کہا جاتا ہے۔ اسلام میں درحقیقت انہی لوگوں کو مقام حاصل ہے انہیں چھوڑ کر پہلی چاروں قسم کے نمازیوں کے بارے میں ہم کوئی تبصرہ نہیں کرنا چاہتے بلکہ ان کی خدمت میں صرف التماس ہے کہ صاحبو! اسلام کے نظام عبادت میں اس قسم کے نمازیوں کا کوئی تصور ہی نہیں پایا جاتا رہا ہے۔

آپ ہی اپنی اداؤں پہ ذرا غور کریں\
ہم اگر عرض کریں گے تو شکایت ہوگی

اخلاقی و روحانی تربیت

ثمراتِ رمضان میں سے ہی یہ بھی ہے کہ جس طرح روزے کی حالت میں ہم پورا مہینہ اپنی آنکھوں کانوں اور زبان کو فواحش و منکرات سے بچاتے رکھتے ہیں۔

کیونکہ ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے روزے کے قواعد و ضوابط کی پابندی نہ کرنے والے کے روزے کو محض بھوک اور پیاس قرار دیا ہے جس کی اللہ کو کوئی ضرورت نہیں جیسا کہ صحیحین، ابوداود، نسائی اور موطا امام مالک میں ارشاد

نبوی ہے۔ اذا کان یوم احدکم فلا یرفث ولا یصخب فان سابّہ احد او قاتلہ فلیقل انی صائم (بحوالہ ریاض الصالحین ص ۴۱۵ مراجعۃ الازہر او د ط)

جب تم میں سے کسی کا روزہ ہو تو اسے چاہیے کہ فحش گوئی اور بدکلامی اور سوقیانہ زبان درازی نہ کرے اور اگر اسے کوئی دوسرا شخص گالی گلوچ دے تو یہ اسے کہدے کہ میں تو روزے سے ہوں۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ زبان پر کنٹرول کرنا اور فحش گوئی، بدکلامی، گالی گلوچ اور لڑائی جھگڑے سے تحفظ روزے کے آداب میں سے ہے۔

اب دیکھنا یہ ہے کہ رمضان گزر جانے کے بعد اگر یہ امور ممنوع ہیں تو یہ مباح کب ہیں؟

ایسے ہی صحیح بخاری اور سنن ابو داؤد، ترمذی میں ارشادِ نبوی ہے۔

مَنْ لم یدع قول الزور والعمل بہ فلیس للہ حاجۃ ان یدع طعامہ و شرابہٗ (بحوالہ بالا)

جو روزہ دار روزے کی حالت میں جھوٹ بولنے اور اس پر عمل کرنے سے باز نہیں رہتا۔ اللہ تعالیٰ کو اس کے کھانا پینا چھوڑنا (اور بھوکا پیاسا رہنے) کی کوئی ضرورت نہیں۔ اس ارشادِ گرامی میں یہ بتایا گیا ہے کہ روزے کی حالت میں جھوٹ نہ بولنا قبولیتِ روزہ کی شرط ہے۔ اگر کوئی روزہ رکھے اور جھوٹ بھی بولتا جائے تو اسے روزے کا ثواب نہیں ہوگا اور خواہ مخواہ ہی بھوک پیاس برداشت کر رہا ہے۔ اب یہ بتائیے کہ رمضان شریف گزر نے کے بعد کیا دروغ گوئی اور کذب بیانی روا ہو جائے گی؟ ہرگز نہیں۔ اور روزے کے آداب میں سے ہی یہ بھی ہے کہ مذکورہ بالا افعال کو ترک کرنے کی طرح ہی دل و دماغ کو آوارگی و بدخیالی سے بچائے اور تصورات کی دنیا میں خوابوں کے محل تیار کرنے سے باز رہے۔ آنکھوں کی پریشان نظری سے روکے وی سی آر اور ٹی وی پر فلم بینی کرنے اور راہ گزرتی غیر محرم عورتوں کو تاڑنے سے روکے۔ اپنے کانوں کو ناجائز باتوں (چغلی وغیرہ) سے اور نازیبا و ناروا آوازوں (سازو رنگ نے بجانے وغیرہ) سے محفوظ رکھے۔ اب آپ دیکھئے کہ ان میں سے کوئی ایک بھی کام ایسا ہے جو رمضان میں تو منع ہو مگر دوسرے مہینوں میں جائز ہو۔ قطعاً نہیں بلکہ جس طرح یہ تمام افعال روزے کی حالت میں ناجائز ہیں اسی طرح ہی باقی ایام و مہینوں میں بھی ناروا اور غیر اخلاقی افعال شمار ہوتے ہیں لہٰذا وہ تمام افعال قبیحہ و شنیعہ کو ہمیشہ کے لیے خیر باد کہنا چاہئے۔